سنت ہی راہِ نجات ہے!

مولانا عبدالصمد
محراب پور، سندھ

ترکِ سنت اور سنت کو ہلکا سمجھنے کا انجام کیا نکلتا ہے، اس کے متعلق شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں:

''جو شخص آداب میں سستی کرتا ہے، وہ سنت سے محرومی کی مصیبت میں مبتلا کیا جائے گا اور جو سنت میں سستی کرتا ہے اور اُسے ہلکا سمجھتا ہے، وہ فرائض کے چھوٹنے کی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور جو فرائض میں سستی کرتا ہے اور اُسے خفیف سمجھتا ہے، وہ معرفتِ الٰہی سے محروم رہتا ہے۔''

''من تهاون بالآداب عوقب بحرمان السنة، ومن تهاون بالسنة عوقب بحرمان الفرائض، ومن تهاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفة.'' (عزیزی، ج:۱،ص:۹۸۴)

سنت

''وہ کام جس کو نبی کریم ﷺ، خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا ہو اور اس کی تاکید کی ہو۔'' (فتاویٰ رحیمیہ، ج:۱،ص:۱۹۱)

مسئلہ

سنتِ مؤکدہ کو ترک کرنا مکروہِ تحریمی ہے اور سنتِ غیر مؤکدہ کو ترک کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (ردالمحتار، ج:۱،ص:۴۳۹)

''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا'' (سورۃ الاحزاب:۲۱)

''تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی سیرت) میں عمدہ نمونہ موجود ہے اس شخص کے لیے جو

۲۳:۔آنحضرت ﷺ کی تعلیم ہے کہ کھانے کی کوئی چیز اگر زمین پر گر جائے تو اس کو چھوڑے نہیں کہ یہ کفرانِ ہے۔ شیطان اس سے خوش ہوتا ہے، تم شیطان کو خوش مت کرو، بلکہ نوالہ گر گیا ہے تو اس کو اُٹھا کر کھالو اور مٹی لگ گئی ہے تو اسے صاف کر کے باقی کھالو۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے شاہی دربار میں نوالہ اُٹھایا تو کسی نے اعتراض کیا تو فرمایا کہ: ’’أ أترك سنة حبيبي لهؤلاء الحمقاء.‘‘ (سنتِ حبیب ﷺ، ص:۲۱۷)

۲۴:۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ’’إن السنة مثل سفينة نوح من ركبها نجى ومن تخلف غرق.‘‘ (شمائل، ص:۴۳)

سنت کی پیروی حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہوگیا اس نے نجات پائی اور جو رہ گیا وہ غرق ہوگیا، یعنی ضلالت اور گمراہی کے گڑھے میں گر گیا۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ج:۲،ص:۱۹۴۔ شمائل، ص:۴۳)

۲۵:۔امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت کی اور فرمایا کہ: اے عبدالرحمٰن! امر با وف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ میں نے عرض کیا: یا اللہ! آپ کے فضل وکرم سے کرتا ہوں، پھر میں نے کہا: اے رب! مجھے اسلام پر موت نصیب فرما، تو ارشاد ہوا: ’’وعلى السنة‘‘ اور سنت پر موت آئے، اس کی بھی دعا کرو۔ (تلبیسِ ابلیس، ص:۹۔ شمائل، ص:۴۴۔ فتاویٰ رحیمیہ، ج:۲،ص:۱۹۴)

۲۶:۔امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ کا اتباعِ سنت کا عجیب واقعہ ہے، ایک مرتبہ آپ دریا کے کنارے کھڑے تھے، دریا میں آدھے فرلانگ پر بڑے پانی میں جہاز کھڑا تھا، اس جہاز میں ایک شخص کو چھینک آئی اور آواز امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ کے کان میں پڑی، آپ نے تین درہم میں کشتی کرائے پر لی، اس میں بیٹھ کر جہاز تک پہنچے اور وہاں جا کر اسے ’’يرحمك الله‘‘ کہا، حالانکہ شرعاً وجوبِ جواب کے لیے مجلس کی قید ہے اور یہاں مجلس نہیں تھی، غیب سے آواز آئی، اے ابوداود! آج تین درہم میں تم نے جنت خرید لی۔ (زبدۃ المقصود فی حل قال ابوداود، ص:۳۶)

۲۷:۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: مجھ کو عالم خواب میں ارشاد ہوا: ’’تمن عليَّ ابن ادريس!‘‘ یعنی مجھ سے کچھ تمنا کرو اے ادریس کے بیٹے!۔ میں نے عرض کیا: ’’أمتني على الإسلام‘‘ مجھے اسلام پر موت نصیب فرما۔ ارشاد ہوا: ’’وقل و على السنة‘‘ اسلام کے ساتھ سنت پر بھی مرنے کی تمنا > ۔ (فتاویٰ رحیمیہ، ج:۲،ص:۱۳۰)

۲۸:۔حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اتباعِ سنت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''أساس الخير متابعة النبي ﷺ في قوله وفعله''یعنی سب خوبیوں کی جڑ جناب رسول اللہ ﷺ کا اتباع ہے آپ کے قول میں بھی اور آپ کے فعل میں بھی۔(الفتح الربانی،ص:۳۴۸،مجلس،ص:۵۹)

۲۹:۔پیشوائے طریقت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: واصل الی اللہ ہونے کے بے شمار طریقے ہیں اور راستے ہیں،مگر مخلوق کے لیے تمام راستے بند ہیں،اس کے لیے صرف وہی راستہ کھلا ہوا ہے جو اتباعِ رسول اللہ ﷺ کی شاہراہ ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ،ج:۲،ص:۲۹۶)

۳۰:۔سنت کی اہمیت کے بارے میں مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب واقعہ ہے،وہ یہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک بزرگ چشتیہ حاضر ہوکر عرض کرنے لگے: مجھ کوکئی سال نسبتِ حق میں قبض تھا،آپ کے خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قبض کی شکایت کی تو حضرت خواجہؒ کی توجہ اور دعاء سے میری حالت بسط سے بدل گئی،آپ بھی کچھ توجہ فرمائیں،کیونکہ حضرت خواجہؒ نے اپنے تمام خلفاء اور مریدین کو آپ کے حوالے کردیا۔حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے جواب میں فرمایا: میرے پاس تو اتباعِ سنت کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔یہ سنتے ہی ان بزرگ پر حال طاری ہوا اور کثرتِ نسبت اور قوتِ باطنی کے اثرات سے سرہند کی زمین جنبش کرنے لگی۔حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خادم سے فرمایا کہ طاق میں سے مسواک اُٹھالاؤ،آپ نے مسواک کو زمین پر ٹیک دیا،اسی وقت زمین ساکن ہوگئی اور ان بزرگ کی کیفیت جذبی بھی جاتی رہی۔اس کے بعد آپؒ نے فرمایا اس بزرگ سے کہ: تمہاری کرامت سے زمینِ سرہند جنبش میں آگئی اور اگر فقیر دعا کرے تو ان شاء اللہ سرہند شریف کے مردے زندہ ہوجائیں،لیکن میں تمہاری اس کرامت اور اپنی اس کرامت سے اثناء وضو میں بطریقِ سنت مسواک کرنا بدرجہا افضل جانتا ہوں۔ (فتاویٰ رحیمیہ،ج:۲،ص:۱۹۵)

۳۱:۔قطب الاقطاب حضرت حماد اللہ ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: عمل کے مقبول ہونے کی تین شرائط ہیں:

۱:۔عقیدہ کا درست ہونا ۲:۔حضور ﷺ کی سنت کی پیروی ۳:۔اخلاص

جب عقیدے صحیح نہیں ہوں گے تو تمام نیکیاں برباد ہوجائیں گی اور اگر عقیدے صحیح ہوں، لیکن عمل میں اتباعِ سنت نہ ہو،وہ عمل ضائع ہوجائیں گے،کیونکہ ہر عمل میں اتباعِ سنت لازم ہے اور اگر عقیدے بھی درست ہوں،سنت کے مطابق ہوں،لیکن اخلاص نہ ہو تو وہ عمل بھی برباد ہوجائے گا، کیونکہ ریا عمل کو ختم کردیتا ہے۔ (تحفۃ السالکین،ص:۶۱۷)

دعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب مسلمانوں کو پوری زندگی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔